"استفتاء"

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام مسئلہ ذیل کے بابت کہ

۱۔ تعویذات آیات قرآنی اور دعاء ماثورہ اور اسماء و صفات باری تعالیٰ اور عربی زبان میں تو جائز ہے، لیکن عربی زبان کے علاوہ دوسرے زبان میں یا ہندسوں میں یعنی حروف ابجد وغیرہ کے ذریعے یا خطوط اور حرف لکیر کھینچنے کے ساتھ یا ایسی زبان میں جو سمجھ میں نہ آتا ہو۔ شرعاً تعویذات لکھنا کیسا ہے؟ جبکہ صاحب شامی جلد ۵ صفحہ ۲۵۶ پر لکھتے ہیں۔ وانما تکرہ العوذات اذا کانت بغیر لسان العرب ولا یدری ما هو ولعله یدخله سحر وکفر وغیر ذلک اور صاحب مرقات جلد ۸ صفحہ ۳۶۱ پر لکھتے ہیں و اما علی لغة العبرانیة ونحوها فیمتنع ولاحتمال الشرک فیها"۔ اسی طرح شیخ الاسلام تکملہ فتح الملہم میں لکھتے ہیں کہ تعویذات لکھنے اور استعمال کرنے کے جواز پر تین شرطوں کے ساتھ اجماع منقول ہیں ۱۔ کہ آیات قرآنی اور دعاء ماثورہ کے ساتھ ہو ۲۔ کہ اسماء اور صفات باری تعالیٰ کے ساتھ ہو ۳۔ کہ لسان عربی میں ہو۔۔۔ معلوم ہوا کہ ان تین شرطوں کے علاوہ تعویذات لکھنا اور استعمال کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

۲۔ نیز بچے کے پاؤں یا جانور کی گردن یا دُم کے ساتھ تعویذات باندھنا شرعاً کیسا ہے جبکہ اس میں آیات قرآنی وغیرہ ہوں تعویذات وغیرہ کی بے حد بے ادبی اور بے حرمتی ہے۔ اگرچہ بعض لوگ یہ حیلہ کرتے ہیں کہ چمڑے میں جب بند ہو تو کوئی بات نہیں۔ حالانکہ یہ محض جہالت ہے اور مسلمان کی شان کے خلاف ہیں۔ برائے مہربانی دلائل شرعیہ اور عبارات فقہاء کی روشنی میں جواب دیکر ممنون فرمائیں۔

مستفتی:

عبدالکریم آفریدی من کوہاٹ

ڈھوڈہ روڈ نزد شہزادہ

مسجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ عربی کے علاوہ دیگر زبانوں مثلاً فارسی، پشتو وغیرہ میں یا قرآنی آیات کے حروف کے اعداد، علم الأعداد کے اعتبار سے، یا خطوط اور لکیروں کی شکل میں تعویذات لکھنا درست ہے، بشرطیکہ ان لکیروں کا مطلب کم از کم انکو لگانے والے کو معلوم ہو اور وہ مطلب درست ہو، تعویذ کسی ایسی زبان میں نہ ہو جو سمجھ میں نہ آتی ہو، جیسے عبرانی و سریانی زبانیں وغیرہ، کیونکہ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تعویذ میں کوئی

عبد الکریم آفریدی کوہاٹ

غیر عربی میں تعویز لکھنا جائز ہے یا نہیں

بچوں کے پاؤں اور جانوروں کی دم میں تعویز باندھنا کیسا ہے؟

Scanned by CamScanner

نام و پتہ مستفتی	# مضمون سوال و جواب

یا شرکیہ یا سحریہ یا دیگر ناجائز کلمات لکھے گئے ہوں، جن کا لکھنا ناجائز ہے اور غیر عربی میں تعویذ لکھنے کی ممانعت کی اصل وجہ بھی یہی ہے، ورنہ غیر عربی تعویذ کے اگر معنی معلوم ہوں اور وہ معنی درست ہوں تو غیر عربی زبان میں تعویذ لکھنا بھی درست ہے، جیسا کہ اوپر لکھا گیا۔ مذکورہ حوالہ جات میں تعویذ لکھنے کی ذکر کردہ تین شرائط کا حاصل بھی یہی ہے کہ تعویذ آیات قرآنیہ، اسماء الہٰیہ، اور ادعیہ ماثورہ پر مشتمل ہو، کفریہ و شرکیہ کلمات پر مشتمل نہ ہو اور تعویذ ایسی زبان میں نہ لکھا جائے جو سمجھ میں نہ آتی ہو، کیونکہ اس میں کفریہ اور شرکیہ کلمات وغیرہ لکھنے کا احتمال ہے۔

۲۔ اگر تعویذ میں براہِ راست قرآنی آیات وغیرہ نہ لکھی گئی ہوں، بلکہ آیاتِ قرآنیہ کے حروف کو علم الأعداد کی روشنی میں ہندسوں میں لکھا گیا ہو، یا خطوط وغیرہ کھینچکر تعویذ لکھا گیا ہو تو بچے کے پاؤں یا جانور کی دم میں ایسا تعویذ باندھنا درست ہے، کیونکہ یہ ہندسے شرعاً قرآنی آیات کے حکم میں نہیں ہیں، بلکہ یہ اسکی علامت ہیں، لہذا انکے لکھنے سے قرآنی آیات کی بے حرمتی لازم نہیں آتی بالخصوص جب کہ چمڑے وغیرہ سے بند ہوں

في الشامية ٦/٣٦٤

ولا بأس بالمعاذات إذا كتب فيها القرآن، أو أسماء الله تعالى — قالوا: إنما تكره العوذة إذا كانت بغير لسان العرب، ولا يدرى ما هو، ولعله يدخله سحر أو كفر أو غير ذلك، وأما ما كان من القرآن أو شيء من الدعوات فلا بأس به الخ

وفي المرقاة ٨/٣٠٣

قال في النهاية: جاء هذا الحديث في الأثر بالرقية ومن النهي — والأحاديث في القسمين كثيرة، ووجه الجمع بينهما أن الرقى يكره منها ما كان بغير اللسان العربي، وبغير أسماء الله تعالى وصفاته وكلامه في كتبه المنزلة، وأن يعتقد أن الرقية نافعة لا محالة فيتكل عليها وإياها أراد بقوله: ما توكل من استرقى، ولا يكره منها ما كان على خلاف ذلك كالتعوذ بالقرآن، وأسماء الله تعالى، والرقى بالمروية لذلك قال صلى الله عليه وسلم للذي رقى بالقرآن وأخذ عليه أجراً "من أخذ برقية باطل فقد أخذت برقية حق" — وفيه ٨/٣٢٠: وأما ما كان من الآيات القرآنية، والأسماء والصفات الربانية، والدعوات

Scanned by CamScanner

مضمون سوال وجواب

المأثورة النبوية، فلا بأس، بل يستحب سواء كان تعويذاً أو رقية أو نشرة، وأما على لغة العبرانية ونحوها فيمتنع لاحتمال الشرك فيها (رواه أبو داود)، وكذا في التكملة (٣١٧/٤).

في الدر المختار ١٧٨/١:

رقية من غلاف متجاف لم يكره دخول الخلاء به والاحتراز أفضل الخ.

وفيه ٣٦٤/٦:

ولا بأس بأن يشد الجنب والحائض التعاويذ على العضد إذا كانت ملفوفة الخ. والله تعالى أعلم

محمد سلمان السکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲/۷/۱۴۲٦ھ

الجواب صحیح
[signature]
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۳-۷-۱۴۲٦ھ

الجواب صحیح
محمد عبد الله غفی عنه
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۲-۷-۱۴۲٦ھ

بکرانی حضرت مفتی صاحب دار الافتاء دار العلوم کراچی

Scanned by CamScanner